القران تدبر و عمل

31 مئی 2018

سورۃالجن

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ وَ لَاۤ اُشۡرِکُ بِہٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

اس آیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کےذریعے جنوں کو کچھ پیغامات دیئے جارہے ہیں. یہ پیغام ساری انسانیت کے لیے ہیں.

▫میں صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں چاہے تمہیں کتنا ہی ناگوار گزرے.

▪دعا ساری عبادات کا نچوڑ ہے, اپنی ساری ضروریات صرف رب کے سامنے رکھنی چاہیے اسی لیے سورۃ الفاتحة میں عبادت کے ساتھ فورا دعا کا ذکر ہے.

• اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

رَبِّیۡ میرا رب جس نے مجھے پیدا کیا,پالتا ہے,رازق و مالک ہے, حاجت روا اور مشکل کشا ہے.

لَاۤ اُشۡرِکُ بِہٖۤ اَحَدًا انسان, جن حیوانات, جمادات, نباتات کسی کو اللہ تعالی کا شریک قرار نہیں دیتا.

عبادت انسان اپنے تمام ظاہری وباطنی اقوال و افعال اللہ کی مرضی کے مطابق صرف اس کی رضا کے لیے کریں.

◈جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھراتا ہوتو جنت اس پر حرام ہے.(مفہوم حدیث)

شرک کی دواقسام ہیں.

شرک اکبر اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو الہ ماننا یا کسی سے دعا مانگنا.

شرک اصغر ریاکاری اور دکھاوا

شرک سے سارے نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے

▫ وَ لَوۡ اَشۡرَکُوۡا لَحَبِطَ عَنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (الانعام 88)

▪سب سے ناپسندیدہ عمل اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے.

• اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ اس کی آہٹ چیونٹی کی آہٹ سے بھی ہلکی ہوتی ہے. لوگوں نے عرض کیا پھر ہم اس سے کس طرح بچ سکتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا تم اس کے لیے دعا کرو.

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعۡلَمُ وَاسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَاۤ اَعۡلَمُ

▪اللہ تعالی صرف خالص عمل کو قبول کرتے ہیں.

▪شرک سے اور شرک کرنے والوں سے اللہ تعالی سخت بیزار ہیں.

قُلۡ اِنِّیۡۤ لَاۤ اَمۡلِکُ لَکُمۡ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا اس کے تین معنی بیان کیے گئے ہیں.

▪نہ میں کسی کو عذاب دینے کی طاقت رکھتا ہوں نہ ہی نعمت دینے کی.

▪نہ میں کسی کو موت دینے کی طاقت رکھتا ہوں نہ ہی زندگی دینے کی.

▪نہ میں کسی کو گمراہ کرنے کی طاقت رکھتا ہوں نہ ہی ہدایت دینے کی.

▫اصل اذن وارادہ اللہ تعالی کا ہوتا ہے تب ہی کوئی نفع یا نقصان انسان کو پہنچ سکتا ہے.

• ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اگر ساری امت بھی مل کر تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا, اگر سارے مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا.

▪انبیاء صرف پیغام لاتے ہیں ہدایت دینا اللہ کا کام ہے.

قُلۡ اِنِّیۡ لَنۡ یُّجِیۡرَنِیۡ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ۬ۙ وَّ لَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مُلۡتَحَدًا ﴿ۙ۲۲﴾

اس آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا جارہاہے کہ اگر میں نے تبلیغ کا کام نہیں کیا تو مجھے کون بچائے گا.

مُلۡتَحَدًا لحد سے ہے.کسی کی طرف جھکنا, مائل ہونا,پہلو کی قبر کو بھی لحد کہا جاتا ہے. اس سے مراد ہے

▪اگر اللہ مجھے پناہ نہ دے تو کوئی مجھے پناہ نہیں دے سکتا. اللہ کی پناہ کے علاوہ کوئی اور پناہ ہے بھی نہیں.

▪جب اللہ مجھے پناہ دے دیتا ہے تو اس کے ساتھ کوئی اور مجھے پناہ نہیں دے سکتا, مجھے کسی اور کی پناہ کی ضرورت بھی نہیں.

▪اللہ نے جو کچھ میری تقدیر میں لکھ دیا ہے کوئی اور مجھے اس سے نہیں بچا سکتا.

▪میں اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں پاتا.

▪میں جانے کا کوئی راستہ اور چلنے کی کوئی جگہ نہیں پا سکتا.

• رات کو سوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِیْ اِلَیْكَ وَأَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَرَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ.

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِسٰلٰتِہٖ ؕ وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ﴿ؕ۲۳﴾

اِلَّا کا تعلق پچھلے جملہ کےساتھ ہے.

رِسٰلٰتِہٖ اس سے مراد قرآن ہے. یہاں پر خاص توحید اورایمان کے پیغام کی طرف اشارہ ہے.

▫ہر زمانے میں لوگوں کی یہ کمزوری رہی ہے کہ اللہ کا پیغام پہنچانے والے کو بہت اونچا مقام دے دیتے ہیں ان سے عقیدت اور توقعات وابستہ کرلیتے ہیں ان سے اپنی حاجات بیان کرنے لگتے ہیں,وہیں سے شرک کی ابتداء ہوجاتی ہے.

- جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی. (بخاری)

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کی تعداد کم تھی اور کفار اکثریت میں تھے.کفار کو اپنے جتھے پر بڑا زعم تھا.

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا اس سے مراد ہے

▪دنیا میں مسلمانوں کی کامیابی دیکھ لیں گے جیسے غزوہ بدر, خندق, فتح مکہ یا غزوہ حنین کے موقع پر ہوا

▪جہنم کو دیکھ لیں گے اور اپنےانجام کو دیکھ لیں گے.

▫دنیا میں وقتی طور پر وسائل کی کمی پر گبھرانا نہیں چاہئیے.

▫قیامت کے آنے کا علم صرف اللہ بزرگ و برتر کی ذات کوہے. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں بتائی ہیں.

ہمیں قیامت کے آنے سے زیادہ اس کی تیاری کی فکر کرنی چاہیے.

اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّہٗ یَسۡلُکُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ رَصَدًا ﴿ۙ۲۷﴾ رسول کے پاس غیب کا صرف اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالی چاہیں.

رَصَدًا راستہ. اللہ تعالی اپنے رسول کے لیے سابقہ اور اگلے علم کے راستے بنادیتا ہے.

اگر اس سے مراد فرشتے لیے جائیں تو اس کے بارے میں تین اقوال ہیں.

▪جن و شیاطین سے حفاظت کرنے والے فرشتے ہیں (ابن عباس)

اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے اور پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں کہ شیاطین اور جن آپ کو نقصان نہ پہنچا سکیں.

قتادہ کہتے ہیں یہ 4 فرشتے ہیں.

▪وحی کی حفاظت کرنے والے فرشتے ہیں. اللہ کی طرف سے آنے والی وحی کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے,اور شیطان کی طرف سے ڈالے جانے والے وسوسوں کی نشاندہی کر دیتے ہیں.

▪جبرئیل کی حفاظت کرنے والے فرشتے جب وہ وحی لیکر آتے تھے تو یہ فرشتے حفاظت کرتے کہ کہیں جن اسے سن نہ لیں اور جن اسے اس لیے سننا چاہتے تھے تاکہ آپ کی تبلیغ سے پہلے وہ اپنے کاہنوں کو بتا کر حق مشتبہ کردیں.

▪اللہ نے ہر چیز کو گن کر رکھا ہے یہاں تک کہ بارش کے قطروں کو بھی شمار کررکھا ہے.

▪اللہ نے اپنے وسیع علم کی بنیاد پر ہر چیز کا احاطہ کررکھا ہے.

▪اس سورۃ کا پیغام جنوں کے ساتھ انسانوں کے لیے بھی ہے.

الوقفات التدبرية

1. يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا﴿۲﴾

اس آیت میں آدم کی اولاد میں سے کفار کے لیے ڈانٹ ہے جیساکه جنوں نے ایک ہی بار قرآن سن کر ایمان لے آئے اور فائدہ اٹھالیا لیکن انسانوں میں سے کفار نے فائدہ نہ اٹھایا.

2. وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا﴿۵﴾

بغیر سوچے سمجھے تقلید کرنا کسی بھی چیز میں مناسب نہیں کیونکہ کسی ایک پر بھروسه کرنا کمزوری کی علامت ہے اور ہر چیز تجربه سے کھل کر سامنے آتی ہے .

جیسا که بیان کیا گیا "جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا."

▪کسی بات کو ماننا یا چھوڑنا دلیل کی بنیاد پر ہونا چاہیے.

- غوروفکر کے بعد اپنے طریقه کو خود

پرکھیں کہیں یه تقلید تو نہیں.

3.وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا﴿۶﴾

جب انسانوں نے جنوں سے پناہ لی تو جنوں نے انسانوں کو گمراہی اور گناہ میں بڑھا دیا یا ان کے خوف اور عقل کی کمزوری کو بڑھا دیا.

انسانوں نے جنوں سے پناہ طلب کرکے انہیں مزید سرکش بنادیا یہاں تک که جن کہنے لگے که میں جن وانس سب کا سردار ہوں.

4.وَّ اَنَّا لَا نَدۡرِىۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا ﴿۱۰﴾

اللہ تعالی کے ساتھ ادب کا تقاضا ہےکه شر کی نسبت اللہ کی طرف نه کی جائے.

جنوں نے شر کے ارادے کو اللہ کی جانب منسوب نہیں کیا بلکه بھلائی کے ارادے کو کیا حقیقت میں اللہ ہی ہر کام کو مقدر کرنے والا ہے.

5.وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَ مِنَّا دُوۡنَ ذٰلِکَ ؕ کُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿ۙ۱۱﴾

جن اپنے بھائیوں کو خیر کی دعوت دینے لگے تو انہوں نے صراحت کے ساتھ انہیں غیر صالح نہیں کہا بلکہ کہا کہ "ہم میں سے کچھ صالح ہیں اور کچھ اس کے علاوہ ہیں"

6.وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡہُدٰۤی اٰمَنَّا بِہٖ ؕ فَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّہٖ فَلَا یَخَافُ بَخۡسًا وَّ لَا رَہَقًا ﴿ۙ۱۳﴾

جو اپنے رب پر ایمان لائےاورکسی کے حق میں کمی یا ظلم وزیادتی نہیں کی اس لیے کسی نقصان کا خوف نہیں ہے.

7.فَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّہٖ فَلَا یَخَافُ بَخۡسًا وَّ لَا رَہَقًا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ اپنی نیکیوں کے کم ہوجانے اور برائیوں کے بڑھائے جانے سے خوف نہیں کھائے گا کیونکہ گناہ انسان کی نیکیوں کو کم کردیتے ہیں.

- ایسے گناہوں کا جائزہ لیجیئے جو نیکیوں کو کم کردیتے ہیں.

اسٹاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)